کیا گیا ہے۔ یہ تحریریں اُس دور کے حالات و واقعات اور مختلف اشخاص پر اجمالی نظر ڈالتی نظر آتی ہیں۔ 'رفتارِ ادب' صحیفہ کا مستقل سلسلہ ہے۔ اس میں جنگِ آزادی سے متعلق شائع شدہ کتب پر تبصرے کیے گئے ہیں۔ آخر میں ۱۸۵۷ء پر مجلسِ ترقیِ ادب، لاہور کی مطبوعات سے جو اقتباسات پیش کیے گئے ہیں، وہ اپنے اپنے موضوعات پر مکمل مضامین ہیں، مثلاً: 'جنگِ آزادی اور ادب'، 'جنگِ آزادی اور پُرشکوہ آبادی' اور 'دہلی میں اٹھارہ سوستاون' وغیرہ۔

اپنے مشمولات کے اعتبار سے صحیفہ کا یہ خاص شمارہ تاریخ برعظیم کے ایک نہایت اہم ترین واقعے کی اہم دستاویز قرار دیا جاسکتا ہے۔ (ساجد صدیق نظامی)

انتظارِ انقلاب (نظامِ تعلیم کے تناظر میں)، ابوحفصہ عبدالحلیم۔ ناشر: اقرا کتاب گھر، ضیاء الحق کالونی، گلشن اقبال، بلاک ا، کراچی۔ صفحات: ۳۱۹۔ قیمت (مجلد): ۱۵۰ روپے۔

نصف صدی سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود، پاکستان جیسی نظریاتی مملکت میں وہ نظامِ تعلیم نافذ نہ ہوسکا جو ایک طرف ہمارے نظریاتی تقاضے پورے کرتا، نئی نسل میں اسلامی فکروشعور کی آبیاری کرتا اور دوسری طرف یہاں کے باشندوں کو ذمہ دار اور بااصول شہری بناتا۔ ایسا کیوں نہ ہوا؟ زیرتبصرہ کتاب میں اسی سوال کا جواب تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

تعلیم سے متعلق اہم مباحث کو زیربحث لایا گیا ہے۔ ذریعۂ تعلیم کے بارے میں مختلف دانش وروں کی آرا دی گئی ہیں اور قدیم و جدید ماہرینِ تعلیم کے افکار سے جگہ جگہ استدلال کیا گیا ہے۔ اسلامی نظامِ تعلیم، اس کی بنیادیں اور عملی خاکہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ مغربی نظامِ تعلیم کا پس منظر، اہداف اور اس کے معاشرے پر مضر اثرات کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ مغربی نظامِ تعلیم اور اسلامی نظامِ تعلیم کا تقابل بھی کیا گیا ہے۔ تعلیم نسواں کو الگ سے موضوع بنایا گیا ہے اور خواتین کے لیے مردوں سے الگ نصاب کی سفارش کی گئی ہے۔ ایک باب میں دینی مدارس کے بارے میں پیدا کیے جانے والے شکوک وشبہات کو دُور کرنے کی کوشش کی گئی ہے، نیز علماے کرام اور مدارس کے حقیقی کردار کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ تجویز کیا گیا ہے کہ نصابِ تعلیم دینی اور سائنسی تعلیم کا امتزاج ہونا چاہیے اور غوروفکر اور تدبر کی دعوت پر مبنی ہونا چاہیے۔ جدید افکارونظریات، جدید